قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 8 فروری 2020ء | 13 جمادی الثانی 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 34

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۷﴾

(الذّٰریٰت:57)

ترجمہ: اور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔

فرمان خلیفہ وقت

عبادت کا حق ادا کرنا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”عبادت کا حق اسی وقت ادا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے گی۔یَعۡبُدُوۡن کا لفظ عَبۡد سے نکلا ہے اور اس کا مطلب ہے عبادت کا حق ادا کرنے والے اور کامل اطاعت کرنے والے ۔پس عبد ہونے کا حق ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور اس کے حکموں کی کامل اطاعت کرنا ضروری ہے ۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عبودیت اور ربوبیت میں ایک گہرا تعلق رکھا ہے او راس تعلق اور رشتہ کو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نماز بنائی ہے ۔پس اس رشتہ کو قائم رکھنے کی ضرورت ہے اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اگر نماز کے حق ادا نہیں کر رہے تو عبد ہونے کا بھی حق ادا نہیں کر رہے۔ اگر نماز کی اس کے تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنے کی فکر نہیں ہے اپنے لئے یا اپنی اولاد کے لئے تو پھر اللہ تعالیٰ کو رب کہنے کا دعویٰ بھی صرف منہ کی باتیں ہیں ۔ پس ہمیں بہت فکر سے اپنی نمازوں کی فکر ہونی چاہئے تاکہ ہم عبدہونے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بھی صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں ۔“

(اختتامی خطاب برموقع اجتماع انصار اللہ یوکے2018ء)

اس شمارہ میں

حضرت بابا گرو نانکؒ کے مسلمان ہونے کے ناقابل تردید دلائل

سینیگال میں مسجد کا افتتاح

مسجد ”بیت الاحسان“ بو ریجن سیرالیون کا افتتاح

گنی بساؤ کے بساؤ ریجن میں مسجد کا افتتاح

سیرالیون کے کینیما ریجن میں مسجد کا افتتاح

مظاہر قدرت ثانیہ سے بابرکت ملاقاتیں

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کا ذکر خیر

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس

پہاڑوں کے متعلق مفید معلومات

فرمانِ رسول ﷺ

سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہو گا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

(ترمذی کتاب الصّلوٰۃ باب ان اوّل یحاسب بہ العبد)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو

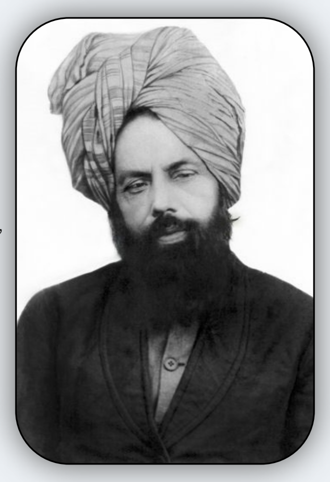

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”دوسرا تغیر اُس وقت تم پر آتا ہے جب کہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جب کہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اُس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اُس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

تیسرا تغیر تم پر اُس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلّی امید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرار داد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گزر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جب کہ فرد قرار داد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جب کہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

پھر جب کہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اُس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہاری اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظلّ ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائے گا پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19ص 69)

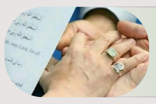

دربارِ خلافت

اگر خداتعالیٰ کا خوف ہو تو ممکن نہیں کہ گناہ سرزد ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’اصل تقویٰ کی حقیقت کو مزید بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ کوئی ہو گا جو قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا (الشمس:10) کا مصداق ہو گا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے ہے۔ انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ (اگر لوگوں میں تقویٰ کی قدر ہو تو جو بھی دنیاوی لذات ہیں آپؑ نے فرمایا کہ وہ بھی تمہیں حلال ذریعے سے ملیں نہ کہ حرام ذریعہ سے، ناجائز ذریعہ سے)۔ فرمایا کہ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خداتعالیٰ اسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ (جب ایمان کی حالت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ہی ایسے فعل سرزد ہوتے ہیں) آپؑ فرماتے ہیں کہ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھاسکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔کیونکہ مجلس میں ذکر ہو رہا تھا اس لئے اسی بات کا اخبار میں ایک دوسری جگہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حدیث میں آیا ہے کہ چور چوری نہیں کرتا جبکہ مومن ہو۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ بکری کے سر پر اگر شیر ہو تو اس کو حلال کھانا بھی بھول جاتا ہے چہ جائیکہ وہ کسی دوسرے کے کھیت میں جائے۔ اسی طرح پر اگر خداتعالیٰ کا خوف ہو تو ممکن نہیں کہ گناہ کرے۔

فرماتے ہیں کہ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے۔ بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ (بڑے گناہوں سے، چھوٹے گناہوں سے بچ سکے)۔ فرمایا کہ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے۔ (لوگوں کو ان کا خوف رہے) انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے۔ (جب اکیلا سمجھتا ہے تو ظاہر ہے وہ سمجھتا ہے کہ خدا مجھے نہیں دیکھ رہا تو مطلب یہ ہے کہ ہے اس وقت وہ دہریہ ہوتا) اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے دیکھتا ہے۔ ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ فرماتے ہیں تقویٰ سے سب شئے ہے۔ (ہر چیز تقویٰ پہ ہی منحصر ہے) قرآن نے ابتدا اسی سے کی ہے۔اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرات نہیں کرتا کہ اسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔اِیَّاكَ نَعۡبُدُ انسان کہتا ہے۔ تیری عبادت کرتے ہیں۔ انسان خود عبادت کر رہا ہے، عمل کر رہا ہے لیکن اس کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ وہ عمل کر رہا ہے اوراِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ کہہ دیتا ہے کہ یہ عبادت جو ہے یہ بھی تیری مدد کی وجہ سے ہی ہو رہی ہے۔ تُو توفیق دے رہا ہے تو عبادت ہو رہی ہے ورنہ یہ عبادت نہیں ہوسکتی اور پھر آئندہ کے لئے بھی مدد طلب کرتا ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ عبادت کی توفیق ملتی رہے۔ پس یہ ہے تقویٰ کا معیار۔

پھر فرمایا کہ دوسری سورۃ بھی هُدًى لِّلۡمُتَّقِیۡنَ سے شروع ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ (پس تقویٰ ہو گا تو یہ چیزیں قبول ہوں گی۔ اگر تقویٰ نہیں تو یہ چیزیں بھی قابل قبول نہیں) آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔ (یعنی انسان کو گناہ کی ترغیب دینے والی جو بھی چیزیں ہیں اگر تقویٰ کامل ہو تو گناہ کی ترغیب دینے والی، گناہ کی طرف لے جانے والی، گناہ کی طرف بلانے والی ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ پھر ختم کر دیتا ہے۔) فرماتے ہیں کہ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے۔ جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی۔‘‘ (خطبہ جمعہ 2جون 2017ء)

پُر نور سے چہرے کا نظارہ

آنکھوں میں دعاؤں بھرا اک دریا رواں ہے
اس موسم فرقت میں تڑپ اور عیاں ہے
ہر چند کہ ربوہ پہ اداسی کا سماں ہے
خدام خلافت کی محبت بھی جواں ہے
تو اپنے کرم سے یہ نصیبہ ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے

اقصیٰ کے میناروں کی صدا گونج رہی ہے
پھر مسجد مبارک سے وفا گونج رہی ہے
بہتے ہوئے دریا کی ادا گونج رہی ہے
ربوہ کے مکینوں کی دعا گونج رہی ہے
پھر اس کی قرابت کا سہارا ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

یا باری تعالیٰ!! تو یہاں بھیج خلافت
خدام خلافت کو ملے اس سے سعادت
ربوہ کے محلوں میں ہو پھر نور بصیرت
ہر دل میں ہو ایمان کی حد درجہ حرارت
اس خواب کی تعبیر کا تحفہ ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

ربوہ تیری بستی، تیرا مسکن ہی رہے گا
ہر قلب و نظر میں تیرا درشن ہی رہے گا
اور قصر خلافت پہ وہ جوبن ہی رہے گا
ہر آن مہکتا ہوُا گلشن ہی رہے گا
وہ حسن و محبت کا سراپا ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

اک بار تو آئے تو چمن زار سجا دیں
ہم راہوں میں تیری انہیں پلکوں کو بچھا دیں
پھر نعرہ تکبیر فلک بوس لگا دیں
اور فرش سے ہم عرش کے کنگرے بھی ہلا دیں

وہ پیکر الفت جو اشارہ ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

ہم مذہب و ملت کے علمدار رہیں گے
جاں ، مال کے دینے کو بھی تیار رہیں گے
ہم تابع احکام ، وفادار رہیں گے
ہم عہدوں کے پابند سر دار رہیں گے
جذبوں کی فراوانی کا دریا ہمیں دے دے.!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

اے روح رواں!! جان جہاں !!
ہر ظلم سہیں گے
اے وحدت اقوام زماں!! تجھ سے نہ ہٹیں گے
اے شیریں سخن!! سحر بیاں!! ہم عہد کریں گے
اطفال قوی ، خدام جواں تیرے ہی رہیں گے
پُر نور سے چہرے کا نظارہ ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

صدقات میں ، اعمال میں آگے ہی بڑھیں گے
ہم نفل پڑھیں گے، سبھی روزے بھی رکھیں گے
راتوں کو دعاؤں سے یونہی زندہ کریں گے
ہم تیری ہی آواز پہ بیٹھیں گے ، چلیں گے
تعمیل خلافت کا تہیہ ہمیں دے دے!!
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے!!

یا باری تعالیٰ!! اسے نصرت تو عطا کر
خدام کو خدمت کی سعادت تو عطا کر
اب لوٹ کے آنے کی سہولت تو عطا کر
پھر میرے وطن کو کوئی الفت تو عطا کر
یعقوبیؑ نگاہوں سا نظارہ ہمیں دے دے
اے قادر مطلق !! تو خلیفہ ہمیں دے دے

اطہر حفیظ فرازؔ

ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر

ست بچن حضرت مسیح موعودؑ کی معرکۃ الآراء کتاب کی روشنی میں
حضرت بابا گرو نانکؒ کے مسلمان ہونے کے ناقابل تردید دلائل

انیسویں صدی میں ہندوؤں میں دو بڑی اصلاحی تحریکوں نے جنم لیا۔ یہ برہمو سماج اور آریہ سماج تھیں۔ برہمو سماج تنظیم میں مذہبی کٹرپن نہیں تھا۔

دوسری قوم پرست اور مذہبی طور پر سخت متعصب تحریک آریہ سماج تھی، جسے پنڈت دیانند سرسواتی(1824-1883ء) نے 7۔اپریل 1875ء کو بمبئی میں قائم کیا۔اس نے 1875ء میں ستھیارتھ پرکاش (سچائی کی روشنی) کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔اس کتاب میں اسلام ، عیسائیت، سکھ ازم ، بدھ مت وغیرہ تمام مذاہب پر دل آزار حملے کئے۔ سکھوں کے بانی گرو نانک پر شدید تنقید کی۔حضرت مسیح موعودؑ نے نومبر 1895ء میں ست بچن(سچا قول) کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی اور پنڈت دیانند کی خرافات کا دندان شکن جواب لکھ کر حضرت بابا گورو نانک پر لگائے گئے ناپاک الزامات کا ردّ فرمایا ۔ حضورؑ فرماتے ہیں

’’اصل غرض اس رسالہ کی ان بے جا الزاموں کا رفع دفع کرنا ہے جو آریوں کے سرکردہ دیانند پنڈت نے بابا نانک صاحب پر اپنی کتاب ستھیارتھ پرکاش میں لگائے ہیں‘‘

حضرت باباگرونانکؒ کا اسلامی ممالک کی طرف سفر

حضرت باباگرونانکؒ کا یہ سفر اسلامی ممالک کی طرف تھا۔ اس سفر میں آپ مکہ اور مدینہ میں دو سال تک ٹھہرے۔حضرت اقدسؑ تحریر فرماتے ہیں۔

’’پس یہ مقام بھی سوچنے کے لائق ہے کیوں ہندوؤں نے باوا نانک صاحب سے اور باوا نانک صاحب نے ہندوؤں سے اُنس نہ کیا اور تمام عمر مسلمانوں سے ہی مانوس رہے اور اسلامی ملکوں کی طرف ہی سفر کرتے رہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ باوا صاحب ہندوؤں سے قطع تعلق کر چکے تھے۔ کیا ہندوؤں میں ایسی کوئی نظیر مل سکتی ہے کہ کوئی شخص ہندو ہو کر اپنے تمام تعلقات مسلمانوں سے قائم کر لے‘‘
(ست بچن،روحانی خزائن جلد10صفحہ117)

بابا نانک کی مسلمان فقراء اور اہل اللہ کے مزاروں پر حاضری اور چلہ کشی

حضرت بابا گورو نانک ایک عظیم توحید پرست تھے اور اپنی پوری زندگی اس کا پرچار کرتے رہے اور ہندوؤں میں بت پرستی اور مخلوق پرستی کے خلاف علم جہاد بلند کیا۔ اسلام دنیا میں توحید کا سب سے بڑا علم بردار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ توحید سے اپنی فطری وابستگی کی وجہ سے ہندوؤں سے الگ ہوگئے اور ایک مسلمان صوفی اور بزرگ کا حلیہ اور طرز زندگی اپنا لیا۔ اپنے 25 سالہ دور سیاحت میں آپ نے عظیم مسلمان بزرگوں اور اہل اللہ کے مزارات پر چلے کاٹے اور عبادتیں کیں۔ کوئی ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ آپ نے کسی ہندو پنڈت کے سامنے سر جھکایا ہوبلکہ پنڈتوں اور برہمنوں نے باوا صاحب کی سخت مخالفت کی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’باوا صاحب بہت زور لگاتے تھے کہ ہندوؤں میں کوئی روحانی حرکت پیدا ہو اور وہ بیہودہ رسموں اور باطل عقیدوں سے دستکش ہو جائیں اور اسی لئے وہ ہمیشہ برہمنوں کے منہ سے سخت باتیں سنتے اور برداشت کرتے تھے مگر افسوس کہ اس سخت دل قوم نے ایک ذرہ سی حرکت بھی نہ کی اور باوا صاحب ہندوؤں کی رفاقت سے اس قدر ناامید ہو گئے کہ ان کو اپنے معمولی سفروں کے لئے بھی دو ایسے ہندو خادم نہ مل سکے کہ ان کے خیالات کے موافق ہوں‘‘
(ست بچن،روحانی خزائن جلد10صفحہ117)

جن مشہور درگاہوں سے حضرت بابا صاحب نے فیض حاصل کیا ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

1۔سرسہ کے مقام پر حضرت شاہ عبد الشکور کی خانقاہ پر چالیس روز تک چلہ کیا۔ مسجد کے قریب ایک خلوت خانہ بنا کر اس میں عبادت میں مصروف رہے۔یہ خلوت خانہ اب بھی چلہ باوا نانک کے نام سے مشہور ہے۔

2۔اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر چالیس دن چلہ کیا۔

3۔پاک پتن میں حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے مزار پر چلہ کیا۔

4۔ملتان میں حضرت شاہ شمس تبریز کے روضہ مبارک پر چالیس روز تک چلہ کیا۔

5۔بغداد میں غوث اعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر چلہ کیا۔یہیں پر آپ کو غیب سے وہ چولہ عطا ہوا جس پر کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات تحریر تھیں اور جسے آپ نے پہنا اور بعد از وفات ابھی تک ڈیرہ بابا نانک میں محفوظ ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

6۔حسن ابدال میں حضرت بابا ولی قندھاری کے پاس ٹھہرے۔ یہ مقام پنجہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔

بیت اللہ کی زیارت اور فریضۂ حج کی ادائیگی

اپنے آخری سفر میں آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور قریباً دو سال قیام کیا ۔ فریضہ حج ادا کیا اور مدینہ میں روضۂ رسول پر حاضری دی۔یہاں ایک بہت اہم روایت ہے جس کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے ۔ سکھوں میں یہ بات مشہور ہے یا کر دی گئی ہے کہ جب بابا نانک بیت اللہ کی زیارت کو گئے تو آپ اپنی ٹانگیں اور پاؤں خانہ کعبہ کی طرف کر کے بیٹھ گئے۔ لوگوں کے منع کرنے پر جب آپ نے اپنے پاؤں دوسری طرف کئے تو کعبہ بھی اسیُ رخ پر مڑ گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ست بچن میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’یہ ایک جھوٹا قصہ کہ باوا صاحب جب مکہ میں گئے تو جس طرف پاؤں کرتے تھے مکہ اس طرف آ جاتا تھا۔۔۔ایسا قصہ بجز اس کے کہ مسلمانوں کا دل دکھایا جاوے اور ایک بے ہودہ اور بے ثبوت یاوہ گوئی سے اُن کو ستایا جاوے کوئی اور ماحصل نہیں رکھتا‘‘
(ست بچن،روحانی خزائن جلد10صفحہ134)

’’یہ افترا کہ گویا مکہ بابا صاحب کے پیروں کی طرف پھرتا تھا نہایت مکروہ افترا ہے۔مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیہودہ باتیں اس وقت کتاب میں ملائی گئی ہیں کہ جب بابا نانک صاحب کا حج کرنا بہت مشہور ہو گیا تھا۔‘‘
(ست بچن،روحانی خزائن جلد10صفحہ178)

حج بیت اللہ سے واپسی اور کرتار پور میں قیام

سن 1521 میں حج بیت اللہ سے واپسی پر بابا نانک گھر نہیں گئے بلکہ سیدھا ملتان گئے اور روضہ مبارک شاہ شمس تبریز صاحب پر چالیس روز چلہ میں بیٹھے رہے۔روضہ کے جنوب کی طرف وہ مکان ہے جو چلہ نانک کہلاتا ہے۔ چلہ کشی سے فارغ ہو کر واپس اپنے گاؤں کرتار پور گئے اور بقیہ زندگی کرتار پور میں گزاری۔کرتار پور میں آپ نے اٹھارہ سال قیام کیا۔یہاں آپ نے ایک مسجد بھی بنوائی اور امام مسجد کا تقرر بھی کیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب بابا نانک پر مجذوبی کا رنگ چڑھ گیا اور آپ حالت استغراق میں چلے گئے۔ اس عرصہ میں انہوں نے اپنے بال کٹوانے بند کر دیئے اور نماز روزہ کی پابندی بھی نہ کر سکے اسی وجہ سے سکھ اپنے بال(کیس) نہیں کٹواتے۔

وفات

حضرت بابا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ 22 ستمبر 1539ء کو کرتارپور میں وفات پا گئے۔ چونکہ بابا نانک اپنی انسان دوستی کی اور تقدس کی وجہ سے مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں میں یکساں مقبول تھے اس موقعہ پر مسلمانوں اور ہندوؤں میں سخت تنازع پیدا ہو گیا۔ ہندو ان کے جسد خاکی کو جلانا چاہتے تھے جبکہ مسلمان نماز جنازہ پڑھ کے انہیں دفن کرنا چاہتے تھے۔ ماحول انتہائی کشیدہ ہو گیا۔

اس پر علاقے کے بعض معزز افراد نے مسلمانوں کو خفیہ طور پر تجویز دی کہ وہ رات کو بابا صاحب کی میت کو چوری چھپے دفن کر دیں اور چارپائی پر خالی چادر ڈال دیں۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ باوا صاحب کی میت غائب ہے اور چارپائی پر چادر اور پھول پڑے ہیں۔ اس چادر کو ہندوؤں اور مسلمانوں میں برابر تقسیم کر دیا گیا۔ ہندوؤں نے چادر جلا دی اور مسلمانوں نے دفن کر دی۔ اس طرح یہ سنگین جھگڑا ختم ہوا۔

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں۔

’’پھر اگر باوا صاحب حقیقت میں اسلام کے دشمن تھے تو کیوں ان کا جنازہ پڑھا گیا اور کیوں انہوں نے بخارا کے مسلمانوں کی طرف اپنی سخت بیماری کے وقت خط لکھا کہ اب میری زندگی کا اعتبار نہیں تم جلد آؤ اور میرے جنازے میں شریک ہو جاؤ۔ کیا کبھی کسی مسلمان نے کسی پادری یا پنڈت کے مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھی‘‘
(ست بچن،روحانی خزائن جلد10صفحہ176)

چولا بابا نانک۔ حضرت بابا گورو نانک کے مسلمان ہونے کی قطعی آسمانی شہادت

مکہ اور مدینہ میں قیام کے دوران حضرت بابا گورو نانک بغداد بھی تشریف لے گئے اور غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی کے مزار پر چلہ کشی کی۔ اس چلہ کے دوران آپ کو ایک چولہ غیب سے عطا کیا گیا۔جنم ساکھی میں لکھا ہے کہ اس چولہ پر قرآن پاک کے تیس پارے اور خدا تعالیٰ کے اسماء لکھے ہوئے تھے۔یہ چولہ آپ نے پہن لیا اور ہمیشہ آپ کے پاس رہا۔ آپ کی وفات کے بعد یہ ایک مقدس تبرک کے طور پر باوا صاحب کے جانشین گوروؤں کو ملتا رہا۔بعد ازاں یہ چولہ کابلی مل (جو باوا صاحب کی نسل سے تھا) کی اولاد کو منتقل ہوا ۔ اس کے بے حد عزت و احترام اور تقدس کی وجہ سے اسے محفوظ کر لیا گیا اور یہ ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں اب تک محفوظ ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس چولہ پر تحقیقات کا فیصلہ فرمایا اور ابتدا میں اپنے چار دوستوں کو چولہ صاحب دیکھنے کے لئے ڈیرہ نانک بھجوایا ۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

’’ہم نے ان بیانات پر بھروسہ نہ کر کے خود اپنے خاص دوستوں کو اس کی پوری پوری تحقیقات کے لئے موقع پر بھیجا اور اُن کو تاکید

سے کہا کہ کسی کے کہنے پر ہرگز اعتبار نہ کریں اور خود توجہ سے اپنے آنکھ سے اس کپڑے کو دیکھیں کہ اس پر کیا لکھا ہوا ہے۔"

(ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ144)

جو دوست ڈیرہ نانک گئے ان کے نام یہ ہیں۔

1۔مرزا یعقوب بیگ صاحب 2۔منشی تاج دین صاحب
3۔خواجہ کمال الدین صاحب اور 4۔میاں عبد الرحمن صاحب

اس وفد نے چولہ صاحب دیکھنے کے بعد واپس آ کر تمام احوال حضرت اقدسؑ کے گوش گزار کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ڈیرہ نانک کا سفر

حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"لیکن ہم نے ان کے بیان پر بھی اکتفا نہ کیا اور سوچا کہ باوانانک کی اسلام کے لئے یہ ایک عظیم الشان گواہی ہے اور ممکن ہے کہ دوسروں کی روایتوں پر تحقیق پسند لوگوں کو اعتماد نہ ہو اور یا آئندہ آنیوالی نسلیں اُس سے تسلی نہ پکڑ سکیں اس لئے یہ قرین مصلحت معلوم ہوا کہ آپ جانا چاہئے تا صرف شنید پر حصر نہ رہے اور اپنی ذاتی روایت ہو جائے۔ چنانچہ ہم بعد استخارہ مسنونہ 30 ستمبر 1895ء کو پیر کے دن ڈیرہ نانک کی طرف روانہ ہوئے۔"

(ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ153)

حضورؑ کے ساتھ جو 10 صحابہؓ اس سفر میں شامل تھے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔حضرت مولانا نورالدین 2۔حضرت مولوی عبد الکریم سیالکوٹی
3۔مولوی محمد احسن امروہوی 4۔شیخ رحمت اللہ صاحب
5۔منشی غلام قادر فصیح سیالکوٹی 6۔مرزا ایوب بیگ صاحب
7۔شیخ عبد الرحیم صاحب 8۔حضرت میر ناصر نواب صاحب
9۔سید محمد اسمٰعیل دھلوی 10۔ شیخ حامد علی صاحب

ایک خطیر رقم (اس وقت کے 14 روپے) ڈیرہ نانک کے خدمت گزار بیدی کو دی گئی اور اُس نے بے شمار قیمتی چادروں اور رومالوں کے نیچے چھپا ہوا چولہ حضرت اقدسؑ اور دوسرے احباب کو دکھایا۔ اس چولہ پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے علاوہ سورۃ فاتحہ، سورت اخلاص، آیت الکرسی اور بہت سی قرآنی دعاؤں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اسماء درج تھے۔ اس چولے پر کسی اور زبان کا کوئی ایک حرف تک موجود نہیں تھا۔

حضورؑ تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض مفتری لوگوں نے یہ کیسا جھوٹ بنا لیا کہ چولے پر سنسکرت اور شاستری لفظ اور زبور کی آیتیں بھی لکھی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بالکل جھوٹ اور سخت مکروہ افترا پردازی ہے اور کسی شریر انسان کا کام ہے نہ بھلے مانس کا۔ہم نے بار بار کھول کے دیکھ لیا تمام چولہ پر قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت لکھا ہوا ہے اور بعض جگہ آیات کو صرف ہندسوں لکھا ہوا ہے مگر زبور اور سنسکرت کا نام و نشان نہیں" (ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ156)

انعامی چیلنج

حضورؑ فرماتے ہیں۔

"چولا موجود ہے جو شخص چاہے جا کر دیکھ لے اور ہم تین ہزار روپیہ نقد بطور انعام دینے کے لئے طیار ہیں اگر چولہ میں کہیں وید یا اُس کی شرتی ذکر بھی ہو یا بجز اسلام کے کسی اور دین کی بھی تعریف ہو یا بجز قرآن شریف کے کسی اور کتاب کی بھی آیتیں لکھی ہوں"

(ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ156)

تقدیر خاص اور مشیت ایزدی

حضرت اقدسؑ تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ اس پر نہ ہوتا تو ان انقلابوں کے وقت کب کا نابود ہو جاتا۔ مقدر تھا کہ وہ ہمارے زمانہ تک رہے اور ہم اس کے ذریعہ سے باوا صاحب کی عزت کو بے جا الزاموں سے پاک کریں اور ان کا اصل مذہب لوگوں پر ظاہر کریں۔سو یہ دیکھنا ہم سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اس وقت تک چولہ باقی رہنے کی یہی حکمت تھی کہ وہ ہمارے وجود کا منتظر تھا" سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

(ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ156)

چولہ بابا نانک کے ظہور کی حقیقت

بھائی بالا کی جنم ساکھی کے مطابق چولہ غیب سے ظاہر ہوا۔ اس پر جو بھی لکھا ہے وہ خدا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ باوا صاحب کو یہ سب کچھ الہام یا کشف میں بتایا گیا ہو اور پھر آپ نے اس کے مطابق یہ چولہ تیار کروا لیا ہو۔ ان ہر دو صورتوں کے بارہ میں حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں۔

"ہم باوا صاحب کی کرامت کو اس جگہ مانتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ وہ چولہ اُن کو غیب سے ملا اور قدرت کے ہاتھ نے اس پر قرآن شریف لکھ دیا" (ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ192)

پھر فرمایا

"یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا دکھایا گیا ہو بحکم خدا پھر اس طرز پر یہ بنایا گیا بحکم خدا پھر لکھایا گیا مگر یہ بھی ممکن ہے اے پختہ کار کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار

کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں
کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں"

(درثمین)

حضرت بابا گورو نانکؒ کے بارہ میں حضرت اقدسؑ مزید فرماتے ہیں۔

"بابا نانک صاحب درحقیقت خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے تھے اور اُن میں سے تھے جن پر الٰہی برکتیں نازل ہوتی ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے صاف کئے جاتے ہیں"

"باوا صاحب ایک سیدھے سادے اور صاف دل آدمی تھے اور ایک سچے مسلمان کی طرح ان کے عقائد تھے"

"ان کا خاتمہ ایک ایسے صراط مستقیم پر ہوا جس کی رُو سے ہر ایک مومن متقی پر فرض ہے کہ اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھے اور پاک جماعت کے رشتہ میں ان کو داخل سمجھے"

"درحقیقت ان کا وجود خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک عظیم الشان نمونہ تھا جس کی تمام مسلمانوں کو قدر کرنی چاہئے"

"ہماری کامل تحقیقات نے یہی فیصلہ دیا ہے کہ باوا صاحب رحمۃ اللہ سچے مسلمان اور ایسے صادق تھے کہ اسلام کے انوار حاصل کرنے کے لئے ساری زندگی بسر کر دی"

"اب ہم کھول کر لکھتے ہیں کہ ہماری رائے باوا نانک صاحب کی نسبت یہ ہے کہ بلاشبہ وہ سچے مسلمان تھے اور یقیناً وہ وید سے بیزار ہو کر اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے مشرف ہو کر اُس نئی زندگی کو پا چکے تھے جو بغیر خدا تعالیٰ کے پاک رسول کی پیروی کے کسی کو نہیں مل سکتی۔ وہ ہندوؤں کی آنکھ سے پوشیدہ رہے اور پوشیدہ ہی چلے گئے" (ست بچن، روحانی خزائن جلد10 صفحہ156)

بقیہ از صفحہ6۔قدرتِ ثانیہ

مبارک دی۔ چند گھنٹوں بعد ہماری فیملی ملاقات تھی اہلیہ،2بیٹیوں اور بڑے بیٹے کے ساتھ حضورانور سے شرف ملاقات پایا۔ حضورانور نے جہاں رشتہ ہوا تھا اس خاندان کا تعارف حاصل کیا۔

اس سے اگلے سال 2004ء میں سب سے چھوٹی بیٹی کو لے کر جلسے پر گیا فرمایا "آپ ہر سال ہی آجاتے ہیں"

پھر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ہی حضورانور کی ملاقات اور جلسہ میں شامل ہونے کے لئے یوکے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اور خلافت کی برکت سے ویزے لگ جاتے ہیں۔

یوکے کے علاوہ کئی چکر سویڈن کے لگ چکے ہیں اور اسی طرح کینیڈا، shengen ویزے پر سپین، جرمنی، سلووینیا، اٹلی، آسٹریا، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، ناروے، ڈنمارک، فن لینڈ اور کئی اور یورپی ممالک دیکھ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے الہام "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کے تحت بہت ملکوں میں جماعت کو پھیلا دیا ہے ان ملکوں میں احمدیہ مساجد اور جماعتوں کو دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتا ہے۔

2016ء میں آپ سے ایک ملاقات سویڈن میں اپنے چھوٹے بیٹے محمود فاتح الحسن کے ساتھ اس وقت ہوئی جب مسجد محمود مالمو(مالموسویڈن کا تیسرا سب سے بڑا شہر) کاحضورانور نے افتتاح فرمایا۔اس سے قبل جرمنی میں کالسروہ میں حضورانور سے ملاقات ہوئی۔

2018ء کے سال پہلے اپریل میں اس عاجز کو IAAAE Sym-posium UK پر پاکستان کی نمائندگی کے لئے جانا پڑا۔حضورانوران دنوں سپین کے ذاتی دورے پر گئے ہوئے تھے اس سے اگلے اتوار یوروپین چیپٹر کے چیئرمین اکرم احمدی نے کینیڈا کے چیئرمین کے ساتھ حضورانور سے ملاقات کروائی پھر جلسہ سالانہ پر ملاقات ہوئی۔تقریباً ہر سال دنیا بھر سے آئے ہوئے IAAAE کے ممبران کوحضورانورکے ساتھ گروپ فوٹو کی سعادت نصیب ہوتی ہے یہ پریکٹس خلافت رابعہ سے جاری ہے۔

اس سال 2019ء میں ہم نے پہلے مرکز جدید اسلام آباد ٹلفورڈ میں 30 جون کو ملاقات کا شرف حاصل کیا۔یو کے سے ایک نواسی کی شادی پر کینیڈا گئے،واپسی پھر یو کے میں ہوئی اور حضورانور نے 3نومبر کو پھر فیملی ملاقات کا شرف بخشا اور اس طرح اس مبارک سفر سے پاکستان واپسی ہوئی۔

ان ملاقاتوں کے ساتھ جو برکات وابستہ ہیں ان کا کوئی حد و حساب ہی نہیں۔

یہ عاجز جو میٹرک تک صرف بھیرہ سے ربوہ اور ایف ایس سی کے بعد جب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور داخل ہوا تو پہلی دفعہ لاہور کا سفر کیا۔سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کس شان سے خلیفہ وقت مقناطیس کی طرح ہر سال یوکے کھینچ لیں گے اور اللہ تعالیٰ اتنے کثرت سے ہوائی جہازوں کے کرایوں اور سفروں کے سامان پیدا فرمادے گا یہ برکات خلافت نہیں تو اور کیا ہے؟

زندگی کی کشتی کئی بار بھنور میں آئی اور بچنے کی کوئی امید نہ تھی لیکن حضورانورکی دعا نے ہر بار بھنور سے نکال لیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کو مختلف اغراض کے لئے سفر کرنے پڑتے ہیں کبھی سفر طلب علم ہی کے لئے ہوتا ہے اور کبھی سفر ایک رشتہ دار..... کی ملاقات کے لئے..... کبھی سفر عجائباتِ دنیا کے دیکھنے کے لئے بھی ہوتا ہے..... اور کبھی صادقین کی صحبت میں رہنے کی غرض سے جس کی طرف آیت کریمہ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ہدایت فرماتی ہے..... زیارت صالحین کے لئے سفر کرنا قدیم سے سنت سلف صالح چلی آتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد5ص607)

خدا گواہ ہے کہ ہمیں توان سفروں میں وہ سب کچھ حاصل ہو رہا ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

سینیگال میں مسجد کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سینیگال کو امبور ریجن میں امسال تیسری مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد اللہ علیٰ ذٰلک۔ جاترا گاؤں کی اس مسجد کا سنگ بنیاد امیر صاحب سینیگال مکرم ناصر احمد سدھو نے رکھا۔ یہ مسجد دسمبر 2019ء کے آخری عشرہ میں تکمیل کو پہنچی۔ اس مسجد کی خاص بات اس کے خوبصورت مینار ہیں۔ اس مسجد کا کل رقبہ دو ایکڑ ہے جس میں آموں کے درخت لگائے گئے ہیں۔ مسجد کا مسقف حصہ 104 مربع میٹر ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں معمار کے علاوہ سب کام بلا معاوضہ محض للہ کیا گیا۔ خدام اور انصار نے باری باری وقار عمل کیا اور دور دراز سے پانی لانا لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری تھی۔ الحمد للہ انہوں نے یہ ذمہ داری بہت احسن رنگ میں ادا کی۔ غرض اس مسجد کی تعمیر میں وقار عمل کے ذریعہ بہت بچت کی گئی۔

مورخہ 3جنوری 2020ء کو مکرم کمال زیان بروجا صاحب (مرکزی نمائندہ برائے جلسہ سالانہ سینیگال 2019ء) نے فیتہ کاٹ کر اور دعا کرواکر مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نمازِ

جمعہ کی امامت کروائی اور بعد ازاں مکرم کلام زیان نے احاطہ مسجد میں آم کا پودا لگایا اور دعا کروائی۔ مسجد کے افتتاح میں الجزائر سے پانچ رکنی وفد کے علاوہ جرمنی کے نمائندہ بھی وفد کا حصہ تھے۔

افتتاح کے موقع پر متعدد معززین نے شرکت کی جن میں گاؤں کے چیف اور ائمہ شامل تھے۔ مہمانوں نے جماعت کی دینی اور انسانی خدمات کو سراہا۔ پندرہ دیہات سے آئے ہوئے 219 افراد اور مہمانان کرام کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد مرکزی مہمانان نے گاؤں والوں سے تعارف حاصل کیا۔ نیز بچوں میں ٹافیاں تقسیم کیں اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ مرکزی وفد کی آمد پر نعرہ تکبیر سے فضا گونج اٹھی اور 'یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی' اور 'لا الہ الا اللہ' کا بلند آواز میں ورد کیا گیا۔ واپسی پر اہل دیہات نے مرکزی مہمانوں کو الوداع کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہدایت کا سرچشمہ بنادے اور اسے نمازیوں سے بھر دے۔ آمین

(رپورٹ: ظفر اقبال احمد ساہی۔ مبلغ سلسلہ سینیگال)

مسجد ''بیت الاحسان'' بو ریجن سیرالیون کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو بو ریجن کی جماعت Durbna Ground میں ایک مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز مورخہ 26جنوری 2020ء کو اختتامی تقریب کے بعد مرکزی مہمانوں اور سینیگال کا وفد امیر صاحب سیرالیون کے ساتھ ایک مسجد کے افتتاح کے لیے تشریف لے گیا۔ یہ مسجد احمدی مبلغ چودھری احسان الٰہی جنجوعہ کی سیرالیون میں موجود فیملی اور دیگر ملکوں میں موجود ان کے رشتہ داروں کی طرف سے بھجوائے گئے فنڈز سے تیار کی گئی ہے۔ مکرم چودھری صاحب کو ایک لمبا عرصہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے یہاں الحاجی علی روجرز صاحب مرحوم (ایک فدائی مخلص احمدی) کی صاحبزادی سے شادی کی اور ان سے آپ کی اولاد یہاں موجود ہے۔

حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی نے از راہِ شفقت اس مسجد کا نام مسجد بیت الاحسان عطا فرمایا ہے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کا تعارف ہوا۔ چوہدری ابراہیم جنجوعہ صاحب نے جنجوعہ فیملی کے ممبرز کا تعارف کروایا۔ مہمان خصوصی مکرم شریف عودہ صاحب نے ایک مختصر خطاب کے بعد مسجد کا افتتاح کیا اور دعا کروائی۔

مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ 27۔اکتوبر2018ء کو امیر صاحب سیرالیون نے ایک تقریب میں رکھا تھا جس میں کثیر تعداد میں لوکل غیر احمدی احباب شامل ہوئے اور تبلیغ کا ایک بہترین موقع ملا۔

مسجد کا کل مسقف احاطہ 40x35 فٹ ہے اور اس میں 150 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کے ساتھ نمازیوں کی سہولت کے لیے ایک نلکا بھی لگایا گیا ہے۔ معلم سلسلہ کی رہائش کے لیے ایک معلم ہاؤس بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کی نگرانی کی سعادت مکرم عقیل احمد ریجنل مبلغ بو کو حاصل ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نمازیوں سے آباد رکھے۔ آمین

(رپورٹ: عبد الہادی قریشی۔ نمائندہ الفضل)

گنی بساؤ کے بساؤ ریجن میں مسجد کا افتتاح

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ گنی بساؤ کو حلقہ 'انڈام' میں ایک نئی مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی۔

مسجد کی تعمیر میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ نے بھر پور رنگ میں وقار عمل کے ذریعہ حصہ لیا۔ جس میں مسجد کی بنیادوں کی کھدائی، بلاکس کو بنانا، ریت کو اکٹھا کرکے لانا، پانی لانا، بلاکس کی تعمیر اور مختلف کام کیے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کی برکت سے اس مسجد کی تکمیل کے بعد مورخہ 10جنوری 2020ء کو مولانا محمد احسن میمن مشنری انچارج گنی بساؤ نے دعا کرواکر مسجد کا رسمی افتتاح کیا۔ اس کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی۔

خطبہ جمعہ میں مشنری انچارج صاحب نے احباب جماعت کو مسجد کی تعمیر کی اہمیت اور مسجد کی حقیقی زینت کے متعلق تلقین کی۔

مسجد کے افتتاحی پروگرام میں سرکاری حکام، لوکل چیف، لوکل امام اور دیگر معززین شامل تھے۔ ان تمام معزز مہمانان نے جماعت کی دینی و معاشرتی خدمات کو سراہا۔

افتتاحی تقریب میں خدا کے فضل سے 475۔افراد نے حصہ لیا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شاملین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

سیرالیون کے کینیما ریجن میں مسجد کا افتتاح

عبدالہادی قریشی۔ سیرالیون

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کو کینیما کے ریجن کے گاؤں Mano Kotuhun میں ایک مسجد کے افتتاح کی توفیق ملی۔

اس گاؤں میں احمدیت کا نفوذ مکرم الحاجی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ذریعہ ہوا جب یہاں ایک مخلص احمدی Pa Aruna Jahمرحوم نے بیعت کی۔ ابتداء میں لوکل جماعت نے اپنی مدد آپ کے تحت یہاں مسجد کی تعمیر شروع کی اور جماعتی طور پر بھی ان کی مدد کی گئی۔ اب ان ابتدائی احمدی کے صاحبزادے محترم Harun Jah صاحب نے 108 ملین لیونز کی رقم سے اس مسجد کی تعمیر نو کی اور سہولیات میں اضافہ کیا۔ ان سہولیات میں مسجد کی ٹائلز، اور سولر سسٹم شامل ہیں۔ مسجد کا کل مسقف احاطہ 30*50فٹ ہے اور اس میں 300نمازیوں کی گنجائش ہے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز مکرم ڈاکٹر شیخوتومو صاحب نائب امیر اول کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم و مینڈے ترجمہ سے ہوا جو عزیزم اسماعیل کروما نے پیش کی۔ ٹاؤن چیف نے مہمانوں کا تعارف کروایا۔

مکرم نائب امیر صاحب نے مسجدا کا باقاودہ افتتاح فرمایا اور حاضرین نے مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔ اپنے خطبہ میں مکرم منیر حسین صاحب نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔اور اس گاؤں میں جماعت کی مختصر تاریخ بیان کی گئی۔ حاضرین میں بعض غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے ۔

اس تقریب میں اس چیفڈم کی بعض نمایاں شخصیات نے بی شرکت کی اور جماعت کی کارکردگی اور مسجد کی تعمیر کو سراہا۔ اس کے علاوہ اس تقریب میں مرکزی مبلغین، اساتذہ جامعہ،

سرکٹ مشنریز، معلمین، بو اور کینیما ریجن سے آئے لجنہ، خدام اور انصار سمیت 350افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کے اختتام پر حاضرین کی خدمت میں ایک پر تکلف کھانا پیش کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اس مسجد کے ذریعہ اس علاقہ میں تبلیغ کے مزید مواقع فراہم فرمائے اوریہ نمازیوں سے ہمیشہ آباد رہے۔ آمین۔

انجینئر محمود مجیب اصغر

الٰہی تیرے فضلوں کو کروں یاد

مظاہر قدرت ثانیہ سے بابرکت ملاقاتیں

12۔اکتوبر 2018ء کی بات ہے خدا کے فضل سے اس عاجز کی لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے فیملی ملاقات تھی۔ عرض کیا آج اس عاجز کو حضرت خلیفۃالمسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر اب تک تمام خلفاء کرام سے ملاقاتیں یاد آرہی ہیں۔فرمایا ''تو پھر لکھیں'' حضورانور کےارشاد کی تعمیل میں کچھ یادداشتیں لکھ رہاہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے ملاقاتیں

ہمارے آباؤاجداد نے خدا کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ کا زمانہ پایا لیکن اس عاجز کی پیدائش بعد کی ہے۔

بچپن میں ہمیں والد صاحب جلسہ سالانہ پر بھیرہ سے ربوہ لے آتے تھے لیکن جب سے ہوش سنبھالا حضرت مصلح موعودؓ صاحبِ فراش تھے اس لئے جماعتی ہدایت کے مطابق ضلع سرگودھا کی جماعتوں کے ساتھ قطار بنا کر حضورؓ کے پاس سے سلام کرکے گزرجاتے تھے۔بہت بچپن میں حضورؓکے بعض خطابات یادداشت میں مدھم طور پر محفوظ ہیں ایک دفعہ کھڑے کر کے جماعت سے کوئی عہد بھی لیا تھا۔

حضورؓ والد صاحب (میاں فضل الرحمٰن بسمل بی اے بی ٹی) کو اچھی طرح پہچانتے اور جانتے تھے۔والد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پڑھتے رہے۔انہوں نے 1926ء میں میٹرک کیا تھا ان کی میٹرک کی الوداعی تقریب میں حضورؓ مہمانِ خصوصی تھے اور انہیں تقریب کے گروپ فوٹو میں حضورؓ کے عین قدموں میں بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔جلسہ سالانہ ربوہ پر اس طرح ملاقات کے دوران حضورؓ کی نظرِشفقت والد صاحب کے ساتھ ہم 3 بڑےبھائیوں پر بھی پڑتی تھی جو والد صاحب کے ساتھ ہوتے تھے2 بھائی ابھی بہت چھوٹے تھے۔

والد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے بہت بڑےعاشق تھے انہوں نے عاجز کا(مرکب نام) محمود مجیب اصغر رکھا تھا۔ گھر میں اس عاجز کو محمود کے نام سے ہی مخاطب کیا جاتا تھا۔

بعد میں ایک بار اس عاجز کو دل میں خیال آیا کہ اس ماحول میں حضورؓ اس عاجز کو کہاں جانتے اور پہچانتے ہوں گے؟ اللہ کی عجیب شان ہے جلد ہی ایک رات حضرت مصلح موعودؓ خواب میں نظر آئے جیسے سامنے بھی ہیں اور فون پر بھی بات کر رہے ہیں فرمایا ''میں تمہیں جانتا بھی ہوں اور پہچانتا بھی ہوں تم جب چاہو مجھے فون بھی کر سکتے ہو اور مل بھی سکتے ہو۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقاتیں

حضرت مصلح موعودؓ کا 7 اور 8 نومبر 1965ء کی درمیانی رات وصال ہوااور 8 نومبر 1965ء کو بعد نماز مغرب وعشاء انتخاب خلافت ثالثہ ہوا اور حضرت مرزا ناصر احمدؒ خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہوئے اس طرح 8 اور 9 نومبر 1965ء کی درمیانی شب حضرت نافلہ موعود خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خلافت کا آغاز ہوا۔

آپؒ کی خلافت کے دوران بڑی کثرت سے آپؒ سے ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا۔والد صاحب کے ساتھ بھی اکیلے بھی اور والدہ صاحبہ اور اہل وعیال اور پوری فیملی کے ساتھ بھی۔

آپؒ ہمیشہ مسکراتے ہوئے ملتے تھے اور آپؒ کے چہرے کا نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''عشق الٰہی وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی'' کا مصداق تھا اور یہی کیفیت آگے تمام مظاہر قدرت ثانیہ میں نظر آئی۔

23 مارچ 1982ء کے روز آپؒ نے قصر خلافت کی تعمیر کی نگرانی کرنے والے انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کی دعوت کی تھی اس روز آپؒ کے پہلو میں بیٹھ کر کھانا کھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک بار ہم2 بھائیوں نے اکٹھے ملاقات کی توآپؒ نے مسکرا کر فرمایا ''تم اس کے بھائی ہو یا یہ تمہارا بھائی ہے؟''

عجیب محبت کا اظہار تھا ۔ایک بار اس عاجز کے ساتھ والد صاحب اور بڑا بیٹا تھا۔مسکراتے ہوئے والد صاحب کی طرف اشارہ کر کے اس عاجز کے بارے میں پوچھا ''یہ آپ کا بیٹا ہے ناں'' اور پھر اس عاجز کے بیٹے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ''مجیب یہ تمہارا بیٹا ہے ناں''

1974ء کے حالات میں بھی ملاقاتیں کیں۔ سنجیدہ چہروں کے ساتھ ہم اندر جاتے تھے اور مسکراتے ہوئے چہروں سے باہر نکلتے تھے۔

آخری ملاقات 26 مئی 1982ء کو اسلام آباد گیسٹ ہاؤس میں ظہر وعصر کی نماز پر ہوئی۔جب آپؒ نے تعجب کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ''مجیب تم کہاں تم توباہر گئے ہوئے تھے...''عرض کیا جس پراجیکٹ پر مسقط بھیجا گیا تھا اس کی Tender Evaluation کر کے پاکستان آگیا ہوں ابھی کنٹریکٹ award نہیں ہوا۔فرمایا ''اچھا تمہیں کمپنی نے چھٹی بھجوا دیا ہوگا۔''

اسی شام آپؒ کو مغرب عشاء کی نمازوں کے دوران ہارٹ اٹیک ہوا اور اس کے بعد آپؒ پبلک میں نہیں آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقاتیں

10جون 1982ء کو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپؒ کے ساتھ آپؒ کی لندن ہجرت سے پہلے پاکستان میں کئی ملاقاتیں ہوئیں۔ 10 جون 1982ء کو انتخاب خلافتِ رابعہ کے بعد پہلی بیعت عام میں شامل ہو گیا اور جلد ہی عیدالفطر کےبعد واپس مسقط چلا گیا۔

پھر 1982ء کےجلسہ سالانہ پر پاکستان چھٹی پر آیا تھا اور ترجمانی کی ٹیکنیکل ٹیم کے ساتھ اور غیر ملکی پاکستانیوں کے ساتھ ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا۔

آپؒ کی خلافت کے آغاز پر ہی29رمضان 1402ھ (21 جولائی 1982ء) کو آپؒ جب آخری 3سورتوں کا درس دے کر اور دعا کرواکر مسجد مبارک ربوہ کے محراب سے باہر نکلے تو عاجز کو ہاتھ کے اشارے سے بلوایا اور فرمایا دوسری طرف سےاندر آجائیں اور افطاری میرے ساتھ کریں۔مکرم چوہدری انور حسین (امیر شیخوپورہ)، مکرم سرورلطیف(جوچوہدری صاحب کے ساتھ تھے)،مکرم ملک نسیم (سویڈن) اور یہ عاجز اس دعوت میں شامل ہوئے تھے۔

صاحبزادہ مرزا لقمان احمد ہمیں serveکر رہے تھے اور کھانے کے دوران ہی آپؒ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔

1983ء میں سال کے وسط میں اللہ تعالیٰ نے والدین، اہل وعیال اور گھر کے دیگر افراد سمیت آپؒ سے ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔پھر شوریٰ میں عمان کی نمائندگی کی اور اس کے بعد دسمبر میں جلسہ سالانہ پر آکر ترجمانی کی ٹیم کے ساتھ ڈیوٹی دی اور ملاقات بھی کی۔

1984ء میں آپؒ کی ہجرت سے کچھ پہلے بھی یہ عاجز چھٹی لے کر پاکستان آیا اور شرف ملاقات حاصل کیا لیکن آپؒ کی ہجرت سے کچھ عرصہ قبل مسقط ڈیوٹی پر چلا گیا۔

آپؒ کی خلافت کے شروع میں ہی اس عاجز کو بار بار خواب آتی تھی کہ آپ دو اڑھائی سال ہی ہیں۔سخت پریشان تھا کسی کو بتاتا نہیں تھا آپ کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں کرتا رہتا تھا۔

جب آپؒ کو اضطراری حالات میں لندن ہجرت کرنی پڑی تو پھر سمجھ آئی کہ اللہ تعالیٰ یہ بتا رہا تھا کہ پاکستان میں دو اڑھائی سال ہی ہیں۔

1985ء میں برطانیہ میں باقاعدہ عالمی جلسہ شروع ہوا۔آپؒ کی خواہش پر ترجمانی کی ٹیکنیکل ٹیم خدمت کے لئے ٹلفورڈ (اسلام آباد) حاضر ہوئی۔یہ عاجز بھی عمان سے ویزہ لگوا کر ٹیم میں شامل ہوا اور 2 بار آپؒ کی ملاقات سے مستفید ہوا۔ یہ عاجز کا یوکے میں پہلا وزٹ تھا۔

اس کے بعد 2000ء میں پاکستان سے جلسہ سالانہ لندن پر گیا اور شرف ملاقات حاصل کیا۔آپؒ نے ''حیات ناصر''کی تصنیف کا پوچھا۔ یہ کام اس عاجز کو صد سالہ جوبلی منصوبہ کی طرف سے آپؒ کے ہی ارشاد پر ستمبر 1987ء میں سونپا گیا تھا۔عرض کیا پہلی جلد اشاعت والوں نے پریس میں بھیج دی ہے یہ سن کر آپؒ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا ۔پھر فرمایا بیگم صاحبہ نہیں آئیں۔عرض کیا وہ نہیں آئیں ویزہ نہیں تھا۔اس جلسہ پر آپؒ کی صدارت میں عالمی شوریٰ منعقد ہوئی اس عاجز کو سلطنت عمان کی نمائندگی کا موقع ملا۔

2002ء میں جلسہ پر بیگم اور سب سے چھوٹی بیٹی کو لے کر گیا۔بڑا بیٹا پہلے سے وہیں تھا ہم چاروں کی ملاقات ہوئی اس وقت آپؒ بہت علیل تھے علالت میں بھی ملاقاتیں کر رہے تھے، دونوں بچوں کو چاکلیٹس دیں اور غالباً پین بھی۔

ترجمانی کی ٹیم کی طرف سے جلسہ کے دوران سٹیج پر آپؒ کی اقتداء میں نمازیں پڑھیں۔جلسہ کے معاً بعد جو جمعہ آیا اس میں آپؒ کی طبیعت کو مدّنظر رکھتے ہوئے مقامی انتظامیہ نے مسجد فضل لندن میں خطبہ کے لئے محراب میں کرسی رکھ دی تھی اور چھوٹا ڈائس رکھ دیا تھا۔آپؒ نے آتے ہی کرسی اٹھوا دی اورکھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔بہت دلیر اور بہادر انسان تھے۔

اگلے سال 19۔اپریل 2003ء کو آپؒ وفات پاگئے۔جلد ہی دنیا بھر میں MTA کے ذریعے آپؒ کی وفات کی خبر پھیل گئی جس کو کان سننے کے لئےاور دل و دماغ قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتیں

خلافت کمیٹی کا ممبر ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو آپ کے انتخاب میں شامل ہونے کے سامان فرما دیئے۔22 ۔اپریل 2003ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد فضل لندن میں انتخابِ خلافت کی کارروائی ہوئی۔اس عاجز کو اسی قطار میں جگہ ملی جس میں آپ تشریف فرما تھے۔آپ کے خلیفہ منتخب ہونے کی واضح خوابیں آچکی تھیں اور اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر نے خود آپ کو خلافتِ خامسہ کے روحانی تخت پر متمکن فرمادیا۔

پبلک announcement سے پہلےانتخاب کمیٹی کے ممبران کی فرداً فرداً حضورانور سے ملاقات ہوئی اس عاجز نے مبارک دی اور کہا اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے 3بار گلے لگایا اور فرماتے رہے میرے لئے بہت دعاکریں۔

پاکستان واپس آنے سے پہلے 25۔اپریل2003ء کو جمعہ کے بعد محمود ہال میں ایک دفعہ پھر کھڑے کھڑے مصافحہ ہوا عرض کیا (نیسپاک سے) باقاعدہ چھٹی لے کر نہیں آیا۔واپس جانے کی اجازت مانگی فرمایا ٹھیک ہے واپس چلے جائیں۔

2003ء میں دوبارہ جلسہ میں شمولیت کے لئے لندن گیا بڑے بیٹے کا نکاح حضورانور کی موجودگی میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد نے مسجد فضل میں پڑھایا۔ دعا کے بعد اس عاجز کی طرف خود آگئے اور

باقی صفحہ 4 پر

ماسٹر احمد علی۔کینیڈا

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی کا ذکر خیر

ڈاکٹر صاحب کی وفات کا سن کر سخت صدمہ ہوا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود بھی خاکسار کا لحاظ کرتے تھے۔جب کبھی کسی مریض کے ساتھ ہسپتال ٹائم کے بعد گھر جاتا تو فوراً بلالیتے۔ شروع شروع میں کچے کوارٹر میں رہائش تھی۔اس دور میں اپنے ننھیال سے آنے والے غیرازجماعت مریضوں کے ساتھ جانا پڑتا تو بہت فراخ دلی اور حسنِ سلوک سے عزّت فرماتے اور مجھ سے پوچھ لیتے کہ فیس لینی ہے یا نہیں؟مریض کی مالی پوزیشن دیکھتے ہوئے اگر میں کہتا نہ لیں تو نہ لیتے تھے۔ایک روز میرا ایک غیرازجماعت دوست اپنا علاج کروانے کے لئے ڈاکٹر صاحب کی شہرت سن کر نصیرپور خورد تخت ہزارہ سے ربوہ آیا۔ہسپتال کا ٹائم ختم ہوچکا تھااور ڈاکٹر صاحب گھر جا چکے تھے۔اس کے اصرار کرنے پر بطور سفارشی ڈاکٹر صاحب کے گھر چلا گیا۔ان دنوں مسجد مبارک کے قریب کچے کوارٹرز میں ان کی رہائش تھی۔میں نے اندر اطلاع بھجوائی تو جلد ہی اندر بلوا لیا اور مریض کو اچھی طرح چیک کیا اور سکون سے اس کی ساری حقیقت حال سنتے رہے اور اسے تسلی دلائی اور نسخہ لکھ دیا۔مریض بہت مطمئن ہوااورجب اٹھ کر باہر نکل آئے تو اس نے مجھ سے کہا ”تساں اِڈا وڈا ڈاکٹر کچے جئے گھر وچ رکھیا ہویا ای۔ایہہ بڑی زیادتی ای۔تے شاباش ای اس ڈاکٹر نون جیہڑا ایتے گزارا کر رہیا اے۔“ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اپنی رحمت کی چادرمیں لے کر ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین

مجھے وہ دور بھی یاد ہے 1962،1963کاجب فضل عمر ہسپتال اپنے ابتدائی زمانہ میں مختصر سا تھا۔آؤٹ ڈور صرف ڈاکٹر محمد احمد کا کام کرتا تھا۔ان بیچاروں کی نظربہت کمزور تھی۔نسخہ لکھ تو دیتے تھے اور ڈسپنسری کی کھڑکی سے پرچی دکھا کر ضیاء الدین اور بعد میں قادر بخش سے مطلوبہ دوائی ملتی تھی۔یہ دونوں حضرات ڈاکٹر محمد احمد کا لکھا پڑھ سکتے تھے۔

ایسے دور میں میں ایک کوالیفائیڈ ڈاکٹر جو انگلینڈ سے میڈیکل کا سندیافتہ ہو فضل عمر میں کام کرنا بہت بڑی قربانی ہے۔مریضوں کا اتنا رش کہ ڈاکٹر صاحب کو سر کھجلانے کی بھی فرصت نہیں ۔ربوہ کی کچی سڑکوں پر عوام کی خدمت میں موصوف نے گردوغبارکی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی گاڑی دوڑائے رکھی۔جماعتی اجتماعات اور جلسوں مین وقف کے جزبہ سے خدمت میں مصروف رہے۔کسی نے خوب کہا ہے

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

ذاتی زندگی میں بھی اپنی اہلیہ کے آئیڈیل تھے۔گو شوکت گوہر ان کی خالہ زاد تھیں پر باہم موانست اور موافقت دیکھتا رہا ہوں۔مجھے ان کے بچوں کو کچے کوارٹر میں رہائش کے دوران گھرجاکر پڑھانےکا موقعہ ملا۔موصوفہ بہت احترام کا برتاؤ کرتی تھیں۔سلام دعا کے بعد خیرخیریت بھی پوچھا کرتی تھیں۔موسم کی رعایت سے چائے کا ساتھ بھی کچھ رکھا کرتی تھیں۔ڈاکٹر صاحب نے اپنی اہلیہ سے 10روزبعدوفات پائی۔اللہ دونوں کے درجات اپنے قرب میں بلند فرمائے۔آمین

ہاں !یاد آیا مجھ پر برین ہیمبرج کا اٹیک ہوا تھا تو میرے گھر تشریف لاکرعلاج کرتے رہے۔جزآءہ اللہ خیراً۔ برادرم محمداکرم کی شدید بیماری میں بھی میرے ساتھ اپنے سائیکل پر انہیں دیکھنے گھر آئے اورہر ممکن علاج مہیا فرمایاتھا۔

مجھے ایک سال زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ کی عاملہ میں منتظم صحت جسمانی کی حیثیت سے خدمت بجالانے کا موقعہ ملا تو اجتماع میں سادگی سے شامل رہتے تھے۔مستعدی اور اخلاص سے کھیلوں کے مقابلہ مین ہرطرح سے تعاون کرتے رہے تھے۔

ایک سال جرمنی کے جلسہ سالانہ میں وقفہ کے دوران میں باہر نکلا۔واپس جلسہ گاہ آرہا تھا تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب جلسہ گاہ میں فرش پر سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔مجھے دیکھ کر کہنے لگے ذرا کمر سیدھی کر رہا ہوں گویا عادات و اطوار معاشرتی سادگی ان کا شیوہ دیکھا۔بڑے ڈاکٹروں کے سے نخرے نہ تھے۔میرے ساتھ مرحوم کا محبت کا سلوک 2015ء میں مسجد لطیف دارالعلوم وسطی سے نکلتے ہوئے محسوس ہوا ۔ابھی صحن ہی میں تھا تو پیچھے سے مجھے جپھی ڈال کر کہنے لگے ”ماسٹر صاحب کب آئے ہیں؟“ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کی مغفرت فرمائے۔آمین

بقیہ از صفحہ 8۔پہاڑ

ہونے کے باعث زمین کی سطح کے نیچے چلی جاتی ہےاور Crust کے نیچے موجود Magma میں شاید انرجی پیدا ہوتی ہے جس سے Magma جو ہے وہ Lava کی صورت میں باہر نکلتا ہے اور کئی دہائیوں بعد وہاں پہاڑ بن جاتا ہے۔

قرآن کا معجزہ

وَالۡجِبَالُ اَوۡتَادًا یعنی اور ہم نے پہاڑوں کو میخیں بنایا۔پہلے لوگ قرآن کریم پر مذاق کرتے تھے کہ پہاڑ تو صرف وہی ہےجو ہمیں آنکھوں سے نظرآتا ہے وہ زمین سے اوپر ہے زمین کے نیچے ہونا مذاق ہے۔حالانکہ اور نیچے ہونےسے مراد گڑے ہوئے ہوناہے۔ مگر آج کی سائنس نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے کہ پہاڑ کی جڑیں بھی ہوتی ہیں جو بہت زیادہ زمین کے اندر ہوتی ہے۔ Frank Press جو بہت زیادہ مشہور Geologist ہیں۔انہوں نے اپنی مشہور اور مستند ترین کتاب The Earth میں لکھا ہے کہ پہاڑ زمین کو ایسے سٹیبل رکھتے ہیں جیسے کیل ، میخ سے مراد وہ بڑی کیلیں ہیں جو خیمہ کو تیز ہوا سے اکھڑنے سے روکتی ہیں۔

غرض قرآن میں خدا نے تب یہ بات بتائی جب یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ مثال کے طور پر ماؤنٹ ایورسٹ یہ 9Km اوپر ہےجو ہمیں دکھائی دیتا ہے جبکہ 125km نیچے کو ہے۔

Dome Mountain

یہ پہاڑ کی وہ قسم ہے جو سب سے تھوڑے ہیں یہ پہاڑ اس طرح بنتے ہیں کہ جب Magma میں انرجی پیدا ہوتی ہے تو وہ اوپر اٹھتا ہے اور زمین کی Crust کو اوپر اٹھا دیتا ہے او رCrust کو توڑ نہیں سکتا ۔ یہ ایک گنبد نما شکل کا ہوتا ہے۔

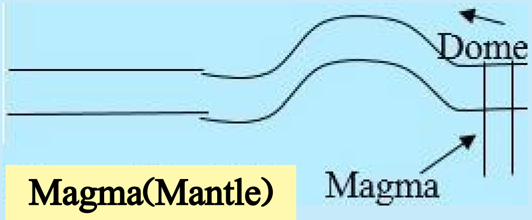

Magma جب اندر ٹھنڈا ہو جا تا ہے تو پھر کئی صدیوں تک ہوا او ربارشوں کے کٹاؤ سے اوپر کو مٹی والا حصہ ختم ہو جا تا ہے اور نیچے سے ایک کٹا ہوا گنبدنما ایک جسم نکل آتا ہے ۔ Mount Rushmore US اس کی مثال ہے۔

Plateau Mountain

یہ پہاڑ کٹاؤ پتھراؤ سے بنتے ہیں کئی صدیوں تک ہوا کے دباؤ سے اور بارشوں کی وجہ سے ان کی چوٹی ختم ہوجاتی ہے اور یہ پہاڑ اوپر سے بالکل ہموار ہو جاتے ہیں۔ یہ پہاڑ زیادہ تر وہاں ہوتے ہیں جہاں دو -Boundaries آپس میں ملتی ہیں۔مثلاً New Zealand Mountain

---

(رپورٹ :وفا محمد۔سوئٹزرلینڈ)

جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی عاملہ اور مقامی صدران جماعت کا ریفریشر کورس مورخہ 18جنوری 2020ء بروز ہفتہ نور مسجد ویگولٹینگن میں منعقد ہوا۔ اس کورس میں 41۔افرادشامل ہوئے۔

صبح ساڑھے دس بجے پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے مکرم ولید طارق تارنتسر نیشنل امیر سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم اور نظم کے بعد امیر صاحب نے حاضرین ریفریشر کورس سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی ذمہ داریوں کی بابت ہدایات دیں۔

بعد ازاں مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ مکرم عرفان احمد ٹھاکر صاحب نے اپنی تقریر میں نظامِ جماعت کے موضوع پر خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں عہدیداران کو نصائح پیش کیں۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سیکرٹری صاحب امورِ خارجہ اور سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اپنے اپنے شعبہ کی ذمہ داریوں کے متعلق احباب کو تفصیلاً آگاہ کیا اور ہدایات دیں۔ اس دوران سوال و جواب کا سلسلہ بھی جار ی رہا۔

بعد ازاں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دو خطباتِ جمعہ کے کچھ حصے سنائے گئے جن میں حضورِ انور نے عہدیداران کو تقویٰ اور باہمی تعاون سے خدمات سر انجام دینے کی طرف توجہ دلائی تھی۔

اس کے بعدعہدیداروں کے تین گروپس تشکیل دیے گئے،جن میں ایک ایک مربی سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ ان گروپس میں تربیت، مال، وقفِ نو اور وصیّت جیسے موضوعات زیرِ بحث آئے۔ ہر گروپ نے باہمی مشاورت سے مذکورہ شعبہ جات کی کارکردگی میں مزید بہتری کے لیے اپنی تجاویز پر مشتمل رپورٹ احباب کے سامنے پیش کی۔ اس کے بعد کھانے اور نمازِ ظہرو عصر کا وقفہ ہوا۔

وقفہ کے بعد خاکسار کو تحریکِ جدید کے قواعد و ضوابط اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں عہدیداران کی ذمہ داریوں کے متعلق ایک پریزینٹیشن پیش کرنے کی توفیق ملی۔ نیز مختلف انتظامی امور کے متعلق سوالات کے جوابات دیے۔

مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی سیکرٹری امورِ عامہ و سیکرٹری تربیت نے جماعتی خدمت اور ہماری ذمہ داریوں کے موضوع پر ایک پریزینٹیشن دی۔

ان کے بعد جماعت کے محاسب نے اپنے شعبہ کے حوالہ سے کچھ انتظامی باتیں بتائیں اور سیکرٹری صاحب مال نے عہدیداران کو موجودہ بجٹ بتایا اور اسے مزید کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے کے طریق کے متعلق ہدایات دیں۔

آخر پر سوال و جواب کی ایک مختصر سی نشست ہوئی جس کے بعدمحترم امیر صاحب سوئٹزرلینڈ کے اختتامی کلمات اور اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

پہاڑوں کے متعلق مفید معلومات

فہیم احمد

سطح زمین سے بلند جگہ جو اپنی اردگرد کی زمین سے اٹھی ہوئی ہو اور نسبتاً زیادہ ٹھوس ہو خصوصاً وہ جگہ جس کی چوٹی بھی ہو پہاڑ کہلاتی ہے پہاڑ بڑے چھوٹے ہوتے ہیں۔پہاڑ Volcanism یا Tectonic Plates کے ذریعے بنتے ہیں۔ یہ پہاڑ دریاؤں کے زور سے موسمی اثرات سے گھٹتے رہتے ہیں۔خدا تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں پہاڑوں کو دو ناموں سے پکارا ہے۔1۔جَبَلٌ 2۔رَوَاسِیٌ

1۔جَبَلٌ:(ج) جِبَال۔ اِسْم لِکُلِّ وَتَد مِنْ اَوْتَادِ الْاَرْضِ اِذَا عَظُمَ وَطَال وَاَمَّا صَغُرَوَالْفِرَادُ فَھُوَمِنَ الْقَنَانِ وَالاَکُم (لسان العرب)

2۔رَوَاسِیٌ:(ج) رَسَا۔ رَسَا الجَبَل یَرسُوْا اِذَا ثَبت اَصْلهٗ فِي الْاَرْضِ (لسان العرب)

پہاڑ کیسے بنتے ہیں؟

پہاڑ کیسے بنتے ہیں یہ جاننے کے لئے زمین کا سٹرکچر جاننا بہت زیادہ ضروری ہے۔بنیادی طورپر زمین کے مندرجہ ذیل 3 حصے ہیں۔

1.Core 2.Mantle 3.Crust

مگر کام کے لحاظ سے اس کے 5 حصے ہیں۔

Inner Core

یہ زمین کا سب سے اندرونی حصہ ہوتا ہے اور درجہ حرارت کے لحاظ سے انتہائی گرم ترین حصہ ہے اس کا درجہ حرارت قریباً 5500 ڈگری سینٹی گریڈکے قریب بتایا جاتاہے۔

Outer Core

Inner Core کا اوپر والا حصہ یہ Inner Core سے قدرے کم گرم ہوتا ہے مگر پھر بھی اس کا درجہ حرارت 4ہزار سینٹی گریڈ بتایا جاتا ہے اس کا فاصلہ انر کور سے قریباً 5100 کلو میٹرہے ۔یہ حصہ درجہ حرارت کی وجہ سے پگھلا ہوا ہوتاہے۔

Mantle

Outer core سے اوپر والا حصہ یہ حصہ outer core سے قدرے ٹھنڈا ہوتا ہے مگر اس کا درجہ حرارت قریب 3000ڈگری سینٹی گریڈ ہوتاہے ۔ Mantle کا فاصلہ جوں جوں Crust کے قریب ہوتا جاتا ہے درجہ حرارت کم ہوتا جاتا ہے۔ اس کا حجم 2900KM ہے۔

Upper Mantle Lithosphere

Crust اور Uper Mantle کو ملا کر جو حصہ خشکی کا بڑا خطہ بنتا ہے اسے Tectonic Plates کہتے ہیں۔ اس کا حجم قریباً 100km ہے۔

Crust

زمین کا سب سے بیرونی حصہCrustہے۔ اس کی دو اقسام

1.Continental 2.Oceanic

Continental crustکا فاصلہ Convection Current کہلاتا ہے۔ اس چکر کی وجہ سے Tectonic Plates مسلسل حرکت کر رہی ہیں اور یہ رفتار اتنی کم ہے کہ ایک سال میں ایک پلیٹ 4سے5 cm حرکت کرتی ہے جہاں دو پلیٹیں آپس میں ملتی ہیں اسے Boundaries کہتے ہیں۔دنیامیں 8 بڑی Major پلیٹیں ہیں۔

1.African 2.Australian 3.Indian Plate 4.Euvasion 5.N.American 6.Antarctic 7.S.American 8.Pacific

یہ پلیٹیں 3 طرح سے حرکت کر رہی ہیں۔

1. Convergent Boundary
2. Divergent Boundary
3. Transform Boundary

Convergent

جو دو پلیٹیں ایک دوسرے کی طرف بڑھ رہی ہوں ایک دوسرے سے مل رہی ہوں اسے Convergent کہتے ہیں۔

Divergent

جب دو پلیٹیں ایک دوسرے کے مخالف سمت میں حرکت کر رہی ہوں تو اسے Divergentکہتے ہیں۔Upper Mantle سے 40سے70km ہوتا ہے۔ اور Oceanic Crust کا Mantle سے فاصلہ صرف 6km ہوتا ہے۔

Tectonic Plates کیا ہیں؟

20ویں صدی کی ابتداء میں ایک سائنسدان نے یہ انکشاف کیا کہ زمین مختلف خطوں میں بٹی ہوتی ہے اور یہ حصے مسلسل حرکت کرہے ہیں اس سائنسدان کا نام Alfred Wegener تھا اس نے یہ انکشاف کیا کہ زمین ٹکڑے مسلسل آہستہ آہستہ حرکت میں ہیں اور یہ سب ٹکڑے پہلے ایک ہی بڑا ٹکڑا تھا 200 Million سال پہلے اسے Pangaea کہتے تھے۔ پہلے اس کی اس تھیوری کو کسی نے نہیں مانا مگر اس نے اپنے نظریات قلمبند کر دیئے اور مر گیا۔ اب سائنسدانوں نے جب مزید تحقیق کی ہے تو تب انہوں نے Alfred کی اس بڑی کامیابی کو سراہا۔

Tectonic Platesجو حرکت کرتی ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں کرتی ہیں اس کام کو Plate Tectonics کہتے ہیں یہ خشکی کے بڑے ٹکڑے Convection Current کی وجہ سے حرکت کرتے ہیں۔

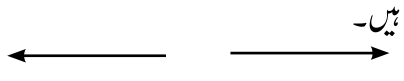

Convection Currentکیا ہے؟

شروع میں بتایا گیا تھا کہ زمین کو جو کور والا حصہ ہے وہ شدید گرم ہوتا ہے اور Mantle جو کہ قدرے سخت ہوتا ہے اس کی چٹانیں core کی شدید گرمی کی وجہ سے پگھل کر اوپر کی طرف اٹھتی ہیں اور ٹھنڈی ہو کر اپر مینٹل سے ٹکڑا کردوبارہCore کی طرف گرتی ہیں اسCircuitکو Convection Current کہتے ہیں۔

Transform Boundary

جب دو پلیٹیں ایک دوسرے کے مخالف سمت میں حرکت کررہی ہوں یعنی ایسے

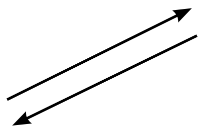

اس کی مثال Scan Fransisco میں پڑنے والا fault ہے۔

پہاڑوں کی اقسام

پہلے زمین کی ساخت اور پھر Tectonics کے بارے میں جاننا ضروری تھا اب بتائیں گے کہ پہاڑ کیسے بنتے ہیں Tectonics کا پہلے اس لئے بتایا گیا اور ان کی حرکت کا بھی کیونکہ پہاڑ بنتے ہی Tectonics کی حرکت سے ہیں۔

پہاڑوں کی بنیادی طورپر 5 بڑی اقسام ہیں۔

1. Fold Mountain 2.Volcanic Mountain 3.Fault Block 4. Dome 5.Plateau

Fold Mountain

یہ پہاڑ Convergent Bound کی وجہ سے بنتے ہیں جب دو Tectonics آپس میں ملتی ہیں تو فولڈ پہاڑی سلسلہ وجود میں آتا ہے اس کی عام مثال سمجھنے کے لئے دو کپڑوں کو آمنے سامنے رکھیں پھر جب ان کو ملائیں تو ملانے سے جو سلوٹیں پڑیں گی یہ Fold Mountains ہوتے ہیں۔

Himalaya Mountain Ural Mountain

Fault Block

Tectonics کی مسلسل حرکت کی وجہ سے ان میں ہلکے فریکچر ہوتے ہیں پھر وہ پلیٹ وہاں سے سرک کر نیچے گر جاتی ہے یا زمینی زبردست قوتیں اسے اوپر اٹھا دیتی ہیں۔

Volcanic Mountain

یہ پہاڑیاں دو طرح سے بنتی ہیںDivergent سے بھی اور Convergent سے بھی۔ Divergent سے اس طرح کہ جب دو پلیٹیں مخالف سمت میں حرکت کرتی ہیں تو درمیان میں جو رخنہ آتا ہے اس کو پگھلا ہوا Magma Metal اسے بھر دیتا ہے اس طرح Magma کی اکٹھے ہوتے ہوئے سمندر کے اندر ہی ایک پہاڑی بن جاتی ہے۔

Divergent Volcano

دوسری قسم کے پہاڑ Convergent سے بنتے ہیں جب سمندر کی سطح اور زمین کی سطح ٹکراتی ہیں تو سمندر کی سطح باریک

باقی صفحہ 7 پر

8فروری 2020ء		طلوع	غروب
مکہ مکرمہ		05:40	18:14
مدینہ منورہ		05:43	18:11
لندن		05:37	17:05
قادیان		05:54	18:08
ربوہ		05:34	17:48